دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: FMD-1390　تاریخ: 29-04-2019

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

طلاق کے بعد جہیز، زیورات و دیگر سامان کی واپسی کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام طلاق کے بعد درپیش ہونے والے درج ذیل مسائل کے بارے میں:

(1) عورت کو جہیز میں جو کچھ زیور اور سامان وغیرہ اپنے والدین کی طرف سے ملا، طلاق ہو جانے کے بعد ان کا حقدار کون ہے؟ عورت کو ملے گا یا سسرال والوں کو؟

(2) عورت کو جو زیورات شوہر کے والدین کی طرف سے ملے، طلاق کے بعد ان کا حقدار کون ہے؟

(3) شوہر کو ساس وسُسر کی جانب سے جو چیزیں ملیں مثلاً بائیک، گھڑی، انگوٹھی اور گولڈ وغیرہ، وہ واپس کی جائیں گی یا نہیں؟

(4) عورت کے والدین نے عورت کی ساس کو سونے کا ہار گفٹ کیا، کیا طلاق کے بعد اس کی واپسی ہو گی یا نہیں؟

سائل: زاہد احمد قریشی (کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) جو کچھ زیور، سامان وغیرہ عورت کو اپنے والد کی طرف سے جہیز میں ملا، اس کی مالک صرف عورت ہے وہ اسی کو ملے گا کسی اور کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔

ردالمحتار میں علامہ شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں: "كل أحد يعلم أن الجهاز ملك المرأة وأنه إذا طلقها تأخذه كله، وإذا ماتت يورث عنها" یعنی ہر ایک جانتا ہے کہ جہیز عورت کی ملکیت ہے لہذا جب شوہر اسے طلاق دیدے تو وہ تمام جہیز لے لے گی اور جب عورت مر جائے تو جہیز میں وراثت جاری ہو گی۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الطلاق، ج05، ص302، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "جہیز ہمارے بلاد کے عرف عام شائع سے خاص مِلک زوجہ ہوتا ہے جس میں شوہر کا کچھ حق نہیں، طلاق ہُوئی تو کُل لے گئی، اور مر گئی تو اسی کے ورثاء پر تقسیم ہو گا"

(فتاوی رضویہ، ج12، ص203، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ایک اور مقام پر ہے:"زیور، برتن، کپڑے وغیرہ جو کچھ ماں باپ نے دختر کو دیا تھا وہ سب ملک دختر ہے" (فتاوی رضویہ، ج26، ص 211، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

(2) وہ زیورات جو عورت کو شوہر کے والدین کی طرف سے ملے ہیں، اس کی تین صورتیں ہیں:

1۔ اگر شوہر کے والدین نے زیورات عورت کے قبضہ میں دیتے وقت مالک بنانے یا ہبہ یا تحفہ دینے کی صراحت کردی تھی۔ مثلاً لڑکی کو کہا کہ ہم نے یہ زیورات آپ کی ملک کئے یا آپ کو ہبہ کئے یا بطورِ تحفہ دئے۔

2۔ تحفہ دینے یا مالک بنانے کی صراحت تو کسی نے بھی قبضہ دیتے وقت نہیں کی تھی، لیکن خاندان کا عرف ہی یہ ہو کہ دیتے وقت مالک ہی بنادیتے ہیں، تو مذکورہ ان دونوں صورتوں میں لڑکی ان زیورات کی مالکہ ہو جاتی ہے اور سسرال والے اب اس کے مالک نہیں رہتے اور اب ان کا طلاق سے پہلے یا طلاق کے بعد ان زیورات کی واپسی کا مطالبہ کرنا، جائز نہیں۔

3۔ دیتے وقت نہ مالک بنانے کی صراحت کی اور نہ ہی وہاں مالک بنانے پر عرف جاری ہو، بلکہ وہاں کا رواج یہ ہے کہ جب تک نکاح میں لڑکی رہے تو یہ زیورات پہننے کی اسے اجازت ہوتی ہے، لیکن جب طلاق ہو جائے، تو واپس لے لیتے ہوں، تو اس صورت میں وہ زیورات دینے والے کی ملک ہیں۔ وہ لڑکی سے جب بھی واپس لینا چاہیں، تو لے سکتے ہیں۔

یہی تینوں صورتیں اور ان کے احکام، زیورات کے علاوہ دیگر سازوسامان کے بارے میں ہوں گے۔

چنانچہ امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:"چڑھاوے کا اگر عورت کو مالک کر دیا گیا تھا خواہ صراحۃً کہہ دیا تھا کہ ہم نے اس کا تجھے مالک کیا یا وہاں کے رسم و عرف سے ثابت ہو کہ تملیک ہی کے طور پر دیتے ہیں جب تو وہ بھی عورت ہی کی ملک ہے ورنہ جس نے چڑھایا اس کی ملک ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج12، ص260، رضافاونڈیشن، لاھور)

(3) شادی کے وقت سُسرال سے جو چیزیں شوہر کو ملتی ہیں۔ مثلاً بائیک، گھڑی، انگوٹھی اور گولڈ وغیرہ، عام عرف یہی ہے کہ شوہر کو ہبہ (گفٹ) کی جاتی ہیں اور اس سے مقصود اپنے داماد کو ان چیزوں کا مالک بنانا ہی ہوتا ہے۔ نیز شادی کے بعد کی گفتگو میں اس طرح کی باتیں ہوتی ہیں کہ ہم نے داماد کو شادی کے وقت فلاں فلاں چیز گفٹ کی ہے وغیرہ، لہذا ایسی صورت حال میں شوہر قبضہ کرنے کے بعد قطعاً ان چیزوں کا مالک بن جاتا ہے۔

ہاں اگر کوئی معمولی یا قیمتی شے دیتے وقت صراحتاً کہہ دیا تھا کہ ملک نہیں کر رہے، بطور عاریت دے رہے ہیں یا بیٹی کی ملک کر رہے ہیں، تو پہلی صورت میں دینے والا جو پہلا مالک تھا، اسی کی ملک باقی رہے گی اور دوسری صورت میں بیٹی کی ملکیت ثابت ہو گی، جبکہ اس کا قبضہ بھی ہو چکا ہو۔

چنانچہ شادی کے وقت سُسرال سے ملنے والے جوڑے کے متعلق امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

فرماتے ہیں: ”شوہر کا جوڑا ادھر سے آتا ہے بعد قبضہ قطعاً مِلک شوہر ہو جاتا ہے کہ لوگ اُس سے تملیک ہی کا قصد کرتے ہیں وذلک واضح لا خفاء بہ (اور یہ واضح ہے اس میں کسی قسم کی پوشیدگی نہیں)“

(فتاوی رضویہ، ج12، ص204، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

تنبیہ: گفٹ کی تکمیل کے بعد حکم یہ ہوتا ہے کہ اگر گفٹ کی واپسی کے موانع (جس کی تفصیل آگے چوتھی شق کے جزئیہ میں موجود ہے) میں سے کوئی مانع نہ پایا جائے، تو قضائے قاضی یا باہم رضامندی سے واپس لینے کا اختیار ہوتا ہے یعنی واپس لیں گے، تو واپسی صحیح ہو جائے گی، لیکن واپس لینا مکروہ تحریمی یعنی ناجائز و گناہ اور شرعاً نہایت قبیح فعل ہے، جسے حدیث پاک میں کُتّے کے قے یعنی اُلٹی کر کے اُسے چاٹ لینے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اگر کسی نے گفٹ کی ہوئی چیز زبردستی چھین لی، تو یہ شخص اُس گفٹ کی ہوئی چیز کا مالک نہیں بنے گا، بلکہ جس کو گفٹ دیا تھا وہ چیز اسی کی ملکیت میں باقی رہے گی۔ اور اس کے تمام تصرفات ، ملکِ غیر میں تصرف کرنا کہلائے گا۔

بخاری شریف میں ہے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”العائد في هبته كالعائد في قيئه“ ترجمہ: اپنے ہبہ سے رجوع کرنے والا اپنی قے میں لوٹنے والے کی طرح ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الھبۃ، ج3، ص164، دار طوق النجاۃ، مصر)

فتاوی رضویہ میں ہے ”اگر موانع رجوع نہ ہوں جب بھی رجوع کا خود بخود اختیار نہیں ہوتا بلکہ یا تو موہوب لہ (جس شخص کو گفٹ دیا گیا ہو اس) کی مرضی سے ہبہ واپس کر لے یا نالش کر کے بحکم حاکم رجوع کرے، اس کے بعد دوسرے کو ہبہ کر سکتا ہے بغیر اس کے وہی ملک غیر کا ہبہ ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ج19، ص332، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی رضویہ میں سُسرال کی جانب سے ملنے والے جوڑے کی واپسی کے بارے میں لکھا ہے: ”اگر جوڑا مِلکِ شوہر میں موجود اور باقی موانع رجوع بھی مفقود ہوں مثلاً **والدینِ زن نے بنایا تو اُن سے قرابت محرمہ نسبیہ نہ ہو**، یا مالِ زوجہ سے بنا تو پیش از نکاح بھیجا گیا ہو تو شوہر کی رضا یا قاضی کی قضا سے رجوع کا اختیار ہو گا کہ طرفین سے جوڑیں کا جانا بحکمِ عرف دونوں جانب کی مستقل رسم ہے، **نہ ایک دوسرے کے عوض میں**، ولہذا اگر ایک جانب سے مثلاً بوجہ افلاس جوڑا نہ آئے تو بھی دوسری طرف والے بھیجتے ہیں تو عوض صریح کہ موانع رجوع سے ہے متحقق نہیں، پھر دُولہا کی جانب سے بری میں ہر گز اُس جوڑے کا خیال نہیں جو دُولہا کو ملتا ہے بلکہ محض ناموری یا وہی کثرتِ جہیز کی طمع پروری، بہر حال یہ ہبہ معاوضہ سے خالی ہے تو بشرائط مذکورہ دُلہن والوں کو رجوع کا اختیار، مگر گنہگار ہوں گے۔۔۔ اس صورت میں شوہر نے اگر یہ جوڑا واپس کر دیا تو رجوع صحیح ہو گئی اور اس کی مِلک سے خارج ہو گیا لتحقق الرجوع بالتراضی (باہمی رضامندی سے رجوع متحقق ہونے کی وجہ سے)“

(ملتقطا از فتاوی رضویہ، ج12، ص05-204، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(4) عورت کے والدین نے عورت کی ساس یعنی اپنی سمدھن کو جو سونے کا ہار گفٹ کیا، تو اس کا حکم وہی ہے، جو تیسری شق میں گزرا یعنی ہبہ کی واپسی سے کوئی مانع نہ پایا جائے تو قاضی کی قضا یا سمدھن کی رضامندی سے واپس لینے کا اختیار ہے، لیکن تحفہ دینے والا تحفہ واپس لینے کی صورت میں گناہ گار ضرور ہو گا۔

موانعِ رجوع میں سے کوئی نہ ہو تو موہوب لہ کی رضا یا قضائے قاضی سے ہبہ میں رجوع ہو سکتا ہے۔ چنانچہ فتاوی رضویہ میں ہے: "اگر وہ **شخص اس کا ذی رحم محرم نہیں** یعنی نسب کے رو سے ان میں باہم وہ رشتہ نہیں جو ہمیشہ ہمیشہ حرمت نکاح کا موجب ہوتا ہے جیسے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، بھائی، بہن، بھتیجا، بھتیجی، بھانجا، بھانجی، نہ یہ واھب و موہوب لہ وقت ھبہ باہم زوج وزوجہ تھے، **نہ موہوب لہ وقت ہبہ فقیر تھا، نہ اب تک موہوب لہ اس ھبہ کے عوض میں کوئی چیز یہ جتا کر واہب کو دے چکا ہے کہ یہ تیرے ہبہ کا معاوضہ ہے، نہ اس عین شیئ موہوب میں کوئی ایسی زیادت موہوب لہ کے پاس حاصل ہوئی اور اب تک باقی ہے جس سے قیمت بڑھ جائے** جیسے زمین میں عمارت یا پیڑ یا کپڑے میں رنگ یا جاندار میں فربہی یا کنیز میں حُسن یا اسے کوئی صنعت یا علم آ جانا تو ان سب شرائط کے ساتھ **جب تک وہ شے موہوب اس موھب لہ کی ملک میں باقی و قائم اور واہب و موہوب لہ دونوں زندہ ہیں** اگرچہ ھبہ کو سو برس گزر چکے ہوں واپس لینے کا اختیار ہے بایں معنی کہ یا تو موہوب لہ خود واپسی پر راضی ہو جائے یا یہ بحکم حاکم شرع واپس کرالے ورنہ آپ جبراً لے لینے کا کسی غیر حاکم شرعی کے حکم سے واپس کرانے کا اصلا اختیار نہیں **یونہی اگر ان آٹھ شرطوں میں سے کوئی بھی کم ہے تو واپسی کا مطلقا اختیار نہ ہو گا،** پھر یہاں اختیار کا صرف اتنا حاصل کہ واپسی صحیح ہو جائے گی لیکن گناہ ہر طرح ہو گا کہ دے کر پھیرنا شرعا منع ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی مثال ایسی فرمائی جیسے کتا قے کر کے چاٹ لیتا ہے"

(فتاوی رضویہ، ج19، ص198، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

23 شعبان المعظم 1440ھ / 29 اپریل 2019ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرِب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔